بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

رمضان کی آمد مبارک ہو! اللہ تعالی نے امت مسلمہ کو اپنی بارگاہ میں عبادات و اعمال صالحہ کی نذر پیش کرکے اس کی رحمت ورأفت طلب کرنے کے جو مواقع عطا کیے ہیں ان میں رمضان کے روزے اپنی گونا گوں خصوصیات کی وجہ سے منفرد حیثیت کے مالک ہیں ۔ ایک سال کے بعد مسلمانوں کو آج یہ موقع پھر نصیب ہوا ہے کہ وہ تطہیر قلب اور تزکیہ نفس کے اس یک ماہا دورِ ریاضت سے مستفیض ہو کر اپنے لئے دنیا و آخرت کی برکتیں سمیٹیں ۔ خوش نصیب ہیں وہ جنہیں اس کی توفیق ارزانی ہوئی ۔

یہ حسن اتفاق بھی ہے اور فال نیک بھی کہ رمضان سے فکر و نظر کی نئی جلد شروع ہوتی ہے۔ اسی سال محرم میں نئی صدی ہجری اور نئے سال کے آغاز پر ہم نے قمری تقویم کے حساب سے فکر و نظر کی اشاعت کا اہتمام کیا تھا ۔ ابتدائے کار ہی سے فکر و نظر کا نیا سال جولائی میں شروع ہوتا آیا ہے۔ زمانی مطابقت کی یہ کتنی اچھی مثال ہے کہ جولائی اور رمضان کے مہینے ایک ساتھ شروع ہوئے ۔ اب آئندہ ہماری نئی جلد رمضان سے شروع ہوا کرے گی اور اس کے ساتھ ہی جولائی سے بھی ۔ اگر چہ تین سال کے بعد یہ مطابقت باقی نہیں رہے گی ۔ قمری اور شمسی تقویموں میں سال میں دس دن کا جو فرق واقع ہوتا ہے اس کی وجہ سے ایسا ہونا ناگزیر ہے۔

شعبان / جون میں فکر و نظر نے اپنی عمر کے ۱۸ سال پورے کر لیئے ۔ رمضان / جولائی سے اس کی انسیویں جلد شروع ہوتی ہے۔ ایک سال میں بارہ مہینوں کے بارہ شمارے ہوتے ہیں لیکن اٹھارھویں جلد رد و بدل کی وجہ سے کل

۱۳ شماروں پر مشتمل ہے ۔ اسی لئے تیرھویں شمارے پر ۱۲ ۔ الف کا عدد درج کیا گیا ہے ۔ آئندہ چونکہ فکر و نظر کی اشاعت میں ہمارے کیلنڈر کی بنیاد ھجری تقویم پر ہو گی اس لئے اس کا سال اور جلد رمضانؐ سے شروع ہو کر شعبان پر تمام ہوا کریں گے ۔ البتہ شمسی مہینوں میں سال بہ سال فرق ہوتا رہے گا ۔ مگر اس کی وجہ سے ہمارے ماہ و سال کے حساب میں کوئی الجھن نہیں پیدا ہوگی ۔

اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت نے دینی مدارس کے فارغ التحصیل سند یافتہ فضلاء کو عربی اور اسلامی علوم میں سرکاری جامعات کے ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس فیصلے کی رو سے دینی مدارس سے تکمیل کی سند حاصل کرنے والے افراد آئندہ فقط اپنی اس سند کی بنیاد پر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں براہ راست لکچرر شپ کے امیدوار ہو سکیں گے اور پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے داخلہ بھی لے سکیں گے ۔ پاکستان کے محکمہ تعلیم کا یہ ایک نہایت مستحسن فیصلہ ہے ۔ اس فیصلے پر عملدر آمد سے جہاں دور استعمار کی نا مبارک یادگار ایک صریحاً نا انصافی اور دھاندلی کا خاتمہ ہوگا وہاں سرکاری تعلیمی اداروں میں عربی اور اسلامی علوم کے شعبوں کو بہتر بلکہ فائق تر اساتذہ مہیا ہو سکیں گے جس کے بعد یقیناً ان شعبوں کی حالت سنورے گی ۔ اس اصلاحی اقدام کے اس خوش آئندہ پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جہاں اس سے دینی مدارس کے علماء کو معاش کے بہتر مواقع میسر آئیں گے وہاں ہماری درسگاھوں کا تعلیمی معیار بھی بلند ہوگا جس کا مجموعی اثر بہر حال خوشگوار ہوگا ۔ اب تک جو طریق کار رائج رہا ہے اس میں ان فضلاء کو عربی اور اسلامی علوم کی تحصیل میں عمریں کھپانے کے بعد پہلے انہی مضامین میں درجہ بدرجہ عالم فاضل کے اورینٹل امتحانات دینے پڑتے تھے اس کے بعد صرف انگریزی میں درجہ بدرجہ میٹرک ایف اے اور بی اے پاس کرنا ہوتا تھا ۔ یہ ھفت خواں طے کرنے کے بعد کہیں جا کر انہیں اس قابل سمجھا جاتا تھا کہ وہ